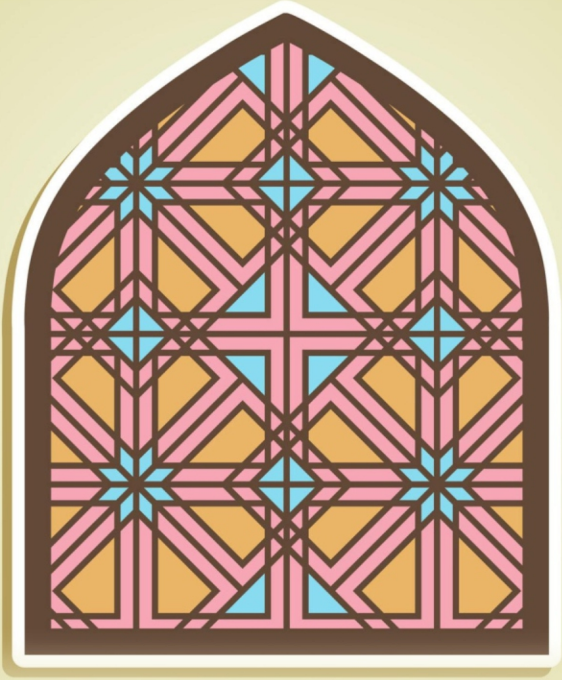

احادیث فضائل شعبان پر اعتراضات کا علمی جائزہ

علامہ محمد اویس رضوی عطاری

احادیث فضائل شعبان

پر اعتراضات کا

علمی جائزہ

علامہ محمد اویس رضوی عطاری

تفصیلات

نـــــــــــام: احادیث فضائل شعبان پر اعتراضات کا علمی جائزہ

مصـــــــــــنف: علامہ اویس رضوی عطاری

ســـنہ اشـــاعت: ۱۴۴۵ھ (بمطابق ۲۰۲۴ء)

صـــــــــــفحات: ۲۳

ایڈشــــــــــن: پہلا ایڈشن

All rights reserved.
Copyright © 2024 Abde Mustafa Publications

احادیث فضائل شعبان

پر اعتراضات کا

علمی جائزہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

فہرست

اعتراضات: 2

الجواب: 2

شبِ برات کی عبادت کا ثبوت نجدیہ کے گھر سے 7

شبِ براءت بخشش کا پروانہ حدیثِ صحیح 11

اعتراض: 12

جواب: 12

کیا شبِ براءت کا معنی لعنت اور بیزاری کی رات ہے؟ 12

بنو کلب کی بکریاں اور مغفرت 15

کچھ دن قبل مجھے ہند سے ایک طویل پوسٹ بھیجی گئ اور جواب لکھنے کا کہا گیا جس میں ماہِ شعبان اور اس میں ہونے والے اعمال پر بدعت کے فتوے جڑے گئے تھے۔ پوسٹ تو کافی طویل تھی مگر اس پوسٹ میں جن جن امور پر آلِ نجد نے اعتراض جڑا ہے ہم انکو ترتیب وار لکھ کر جواب دیتے ہیں:

اعتراضات:

شعبان و شبِ براءت کی فضیلت میں وارد شدہ تمام روایات ضعیف ہیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اس میں عبادت کرنا بدعت ہے۔

خاص طور پر پندرہ شعبان کو عبادت کرنا بدعت ہے۔

اس دن کھانے پکانا ایصالِ ثواب کرنا بدعت ہے۔

الجواب:

چلو مان لیا بقول تمہارے ضعیف ہے تو ضعیف حدیث ترغیب و ترھیب (کسی نیک کام کی رغبت دلانے) میں قابلِ عمل ہوتی ہے اور یہ محدثین کا فیصلہ ہے

1... ضعیف احادیث کے بارے میں نجدیہ کا امام و پیشواء ابنِ تیمیہ اپنے فتاویٰ میں کیا کہتا ہے:

"قال ابن تيمية : قول أحمد بن حنبل: إذا جاء الحلال والحرام شددنا في الأسانيد، وإذا جاء الترغيب والترهيب تساهلنا في الأسانيد، وكذلك ما عليه العلماء من العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال۔"

یعنی: ابن تیمیہ، امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کا قول نقل کرتا ہے کہ: جب حلال و حرام کی بات آئے گی تو

اسانید (سندوں) کی جانچ پرکھ میں سختی سے کام لیں گے، اور جب ترغیب (نیکی کا شوق دلانے) اور ترھیب (برائی کا خوف دلانے) کی بات آئے گی تو ہم اسانید میں تساہل (نرمی) برتیں گے، اسی طرح فضائل اعمال میں جس ضعیف حدیث کے عمل کرنے پر علماء (متفق) ہیں.

[مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ : جلد17 صفحہ 56 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت]

تو ثابت ہوا کہ اعمال کی فضیلت اور کسی نیک عمل کا شوق دلانے اور برے کام کی وعید سنا کر خوف دلانے کیلئے ضعیف حدیث کو عمل میں لا سکتے ہیں۔

خیال رہے کہ شبِ برات واس میں کیئے جانے والے اعمال کے بارے میں اگر احادیثِ ضعاف موجود بھی ہیں تو وہ فضائلِ اعمال اور ترغیب و ترھیب میں پیش کیں ہیں جنکی اجازت آلِ نجد کے پیشواء ابنِ تیمیہ بھی دے رہے ہیں۔ اور امامِ اھلسنت امام احمد بن جنبل علیہ الرحمہ بھی تصریح پیش کر رہے ہیں۔لہذا ضعیف حدیث کو مطلقاً موضوع (گھڑی) ہوئی کہہ کر رد کر دینا سراسر جہالت ہے۔اور یہ محدثین کا طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ جدید دور کی پیداوار آلِ نجد کا طریقہ ہے۔ حالانکہ انکے جدِامجد ابن تیمیہ حرّانی ضعیف حدیث کو قابلِ قبول لکھ رہے ہیں۔اور ساتھ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کا بھی قول پیش کر رہے ہیں۔

2...شارحِ صحیح مسلم عظیم محدث امام نووی علیہ الرحمہ نے اصولِ حدیث و اصولِ روات کی کتاب میں لکھا ہے:

"ویجوز عند أهل الحديث وغيرهم التساهل في الأسانيد ورواية ما سوى الموضوع من الضعيف ، والعمل به من غير بيان ضعفه في غير صفات الله تعالى والأحكام كالحلال والحرام "

یعنی: محدثین کے نزدیک ضعیف سندوں میں نرمی برتنا اور موضوع (جعلی، گھڑی ہوئی) کو چھوڑ کر ضعیف حدیثوں کو روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا ان کا ضعف بیان کیے بغیر جائز ہے؛ مگر اللہ کی صفات اور حلال و حرام جیسے احکام کی حدیثوں میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے.

[تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، أنواع الحديث، النوع الثاني والعشرون المقلوب، شروط العمل بالأحاديث الضعيفة ص: 350 (455/1) دار الكتب العلمية بيروت]

امام نووی علیہ الرحمہ محدثین کا نظریہ بتا رہے ہیں کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔

لہذا اس سے کسی چیز کے حلال و حرام ہونے کی دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔

ضعیف حدیث کی سند میں تساہل یعنی نرمی برتنا یہ محدثین کا منہج ہے۔

اور محدثین نے فضائلِ اعمال اور ترغیب و ترھیب میں حدیثِ ضعیف پر عمل کی اجازت دی ہے۔

3...جلال الملۃ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب "التعقبات على الموضوعات" میں اور امام علی بن محمد بن عراق الكناني "تنزيه الشريعة" میں لکھتے ہیں:

”وقال : حنش ضعيف عند أهل الحديث والعمل على هذا عند أهل العلم ، فأشار بهذا إلى أن الحديث اعتضد بقول أهل العلم ، وقد صرح غير واحد بأن دليل صحة الحديث قول أهل العلم به ، وإن لم يكن له إسناد يعتمد على مثله“۔

یعنی: اور (امام ترمذی علیہ الرحمہ) نے کہا: محدثین کے نزدیک (یہ حدیثِ حنش راوی) ضعیف ہے لیکن عمل ہے اسی پر اہل علم کا" بس یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ بیشک (ضعیف) حدیث اہل علم کے قول اور تعامل کے ساتھ حدیث ضعیف، ضُعف سے نکل کر صحیح اور قابل عمل ہوجاتی ہے؛ اگرچہ اس کی اسناد لائق اعتماد نہ ہو، بہت سے اہل علم کا یہ قول ہے۔“

[تنزیه الشریعة، للکنانی: ج 2، ص104، دارالکتب العلمیةبیروت]

پس ثابت ہوا کہ ضعیف حدیث کو جان بوجھ کر مطلقاً موضوع (گھڑی ہوئی) کہہ کر رد کر دینا یہ سراسر جہالت اور بے وقوفی ہے۔

اور شعبان کے حوالے سے وارد شدہ احادیث کو ضعیف کہہ کر اس مہینے کے فضائل و اعمال کو بدعت کہنے والوں کو عقل پہ ہاتھ مارنا چاہیئے۔

4... نجدیہ کے ایک اور محقق مولوی عبدالغفور اثری نے کچھ ضعیف روایتیں اپنی کتاب میں نقل کرنے کے بعد لکھا کہ:

"محدثین کے طریقہ کے مطابق ضعیف روایات فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں قابلِ عمل ہوتی ہیں (آگے امام سیوطی کے استاد علامہ سخاوی کی عبارت نقل کی اور مزید لکھا) شیخ الاسلام ابوزکریا یحییٰ شرف الدین نووی اور دیگر علماء، محدثین، فقہاء کرام وغیرہم نے فرمایا کہ: جائز اور مستحب ہے کہ فضائلِ اعمال اور ترغیب و ترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے مگر شرط یہ ہے کہ وہ موضوع اور جعلی نہ ہو...." [احسن الکلام، صفحہ44، 43، مطبوعہ محلہ احمد پورہ سیالکوٹ]

جی تو نجدی محقق کے اس کلام سے واضح ہو گیا کہ عبادات کے فضائل و ترغیب و ترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز و مستحب ہے

معترض نجدی نے بڑی شد و مد سے کہہ دیا کہ شعبان کے فضائلِ اعمال میں وارد شدہ تمام احادیث ضعیف ہیں اور اسی لئے یہ اعمال بدعت ہیں کیونکہ ضعیف حدیث سے ثابت ہیں تو سنو...!

5... مذھبِ وھابیہ کے فخرالدین رازی، اور وھابیہ کے امام اھلحدیث اور مناظرِ اعظم مولوی ثناءاللہ امرتسری نے لکھا کہ:

”بعد نمازِ فرض ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے کا ذکر دو روایتوں میں آیا ہے جن کو حضرت میاں (نذیر حسین) صاحب دھلوی نے اپنے فتوے میں نقل کیا۔ گو وہ ضعیف ہیں مگر ضعیف حدیث کے ساتھ بھی جو فعل ثابت ہو وہ بدعت نہیں ہوتا۔ ایسا تشدد کرنا اچھا نہیں“

[فتاویٰ ثنائیہ، جلد اول، صفحہ 508، مطبوعہ ملکتبہ اصحاب الحدیث لاھور]

جی تو شعبان کے حوالے سے وارد شدہ روایت کو ضعیف قرار دے کر اس میں عبادت کرنے کو بدعت کہنے والے نجدی غور کریں تمہارا محدث کہہ رہا ہے کہ جو عمل ضعیف حدیث سے ثابت ہو وہ بدعت نہیں ہو سکتا..... اسکو بدعت کہنا تشدد ہے۔

تو پتہ چلا کہ شعبان کے حوالے سے حدیث میں وارس شدہ اعمال پر عمل کرنا ہرگز بدعت نہیں ہے

6... ثناءاللہ امرتسری نے اسی فتاویٰ کی دوسری جلد میں لکھا کہ:

”(ضعیف) حدیث کے معنے ہیں جس میں صحیح کی شرائط نہ پائی جائیں۔ وہ کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ اگر اس کے مقابل میں صحیح حدیث نہیں تو اس پر عمل کرنا جائز ہے۔ جیسے نماز کے شروع میں "سبحانک اللھم" پڑھنے والی حدیث ضعیف ہے مگر اس پر ساری امت عمل کرتی ہے۔“

[فتاویٰ ثنائیہ، جلد اول، صفحہ 76، مطبوعہ مکتبہ اصحاب الحدیث لاھور]

جی تو نجدیہ کے مناظرِ اعظم نے کہا کہ اگر ضعیف حدیث کے مقابلے میں صحیح حدیث موجود نہ ہو تو ضعیف پر بھی عمل کرنا جائز ہے...... اب وھابیہ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ شعبان المعظم کے اعمال میں وارد شدہ ضعیف احادیث کے مقابلے میں صحیح حدیث پیش کرو کہ جس میں ان اعمال سے روکا گیا ہو...... اور اگر نہیں پیش کر سکتے تو اس پر عمل کرنا جائز ہے اور اسکو بدعت کہنا بقول تمہارے مناظرِ اعظم کے تشدد ہے۔

اوپر پوسٹ میں نجدی نے کہا کہ ضعیف حدیث سے جو عمل ثابت ہو وہ بدعت ہے تو ثناءاللہ امرتسری کہہ

رہا ہے کہ وھابی نجدی جو نماز میں "سبحانك اللهم "یعنی "ثناء" پڑھتے ہیں یہ ضعیف حدیث سے ثابت ہے.. پس معترض کے وھابی اصول کے مطابق تمام نجدی بدعتی ہو گئے۔

شبِ برات کی عبادت کا ثبوت نجدیہ کے گھر سے

آئیے اب خصوصًا شبِ براءت کی عبادت کے حوالے سے آلِ نجد کے گھر سے حوالے ملاحظہ ہو..

7... نجدیہ کے محقق و محدث اور جرح وتعدیل کے ٹھیکدار ناصر الدین البانی نے لکھا:

" جملة القول انّ الحديث بمجوع هذه الطرق صحيح بلاريب، و الصحة ثبت باقلّ منها عددا، مادامت مسالمة من الضعف الشديد كما هو الشان في هذه الحديث فما نقله الشيخ القاسمي رحمه الله تعالي في 'اصلاح المساجد' (ص ١٠٧) عن اهل التعديل و التجريح انه ليس في فضل ليلة النصف من الشعبان حديث يصح فليس مما ينبغي الاعتماد عليه ۔"

یعنی:: خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان تمام طُرق کے سبب سے (یہ حدیث جس میں شبِ براءت کی فضیلت بیان کی گئ ہے) بلا شک وشُبہ صحیح ہے اور صحتِ حدیث تو اس طرق سے کم سے بھی ثابت ہو جاتی ہے، جب تک وہ شدید ضُعف سے محفوظ ہو جیسا کہ (سیدہ عائشہ کی شبِ براءت کی فضیلت والی) اس حدیث کا معاملہ ہے (کہ وہ شدید ضعیف ہونے سے پاک ہے بلکہ تعددِ طُرق کی وجہ سے صحیح کے درجہ پر فائز ہے) قاسمی نے اصلاح المساجد (کتاب) میں اہلِ جرح وتعدیل کی جو بات نقل کی ہے کہ " شبِ براءت کی فضیلت کے متعلق کوئی صحیح حدیث نہیں "تو یہ ایسی بات ہے کہ جس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا

[سلسلة الاحاديث الصحيحة، جلد 3، صفحه 138، 139 مكتبة المعارف للنشر والتوزيع رياض]

8...آلِ نجد کا مناظرِ اعظم مولوی ثناء اللہ امرتسری سے سوال ہوا کہ:

"پندرھویں شعبان کو شبِ قدر کا کوئی ثبوت ہے اس شب کو ثواب جان کر تلاوت یا عبادت کرنا کیسا؟؟

جواب::اس رات کے متعلق ضعیف روایتیں ہیں اس دن کوئی کارِ خیر کرنا بدعت نہیں ہے بلکہ بحکمِ حدیث "انما الاعمال بالنّیات "موجبِ ثواب ہے-"

[فتاویٰ ثنائیہ، جلد، 1 صفحہ 654،مکتبہ اصحاب الحدیث مچھلی منڈی لاھور]

9...آلِ نجد کے مجتہد العصر مولوی عبداللہ روپڑی سے سوال ہوتا ہے کہ:

"ماہِ شعبان کی چودھویں یا پندھویں روزہ رکھنا یا تین روزے تیرھویں، چودھویں، پندرھویں، تاریخ میں رکھنے جائزہیں یانہیں ؟بعض کہتے ہیں یہ بدعت ہے اور لفظِ بدعت کی اصل تحقیق کیا ہے ؟؟

جواب: شبرات کا روزہ رکھنا افضل ہے چنانچہ مشکوٰۃ وغیرہ میں حدیث موجود ہے اگرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل درست ہے ہر ماہ کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں، کا روزہ بھی حدیث سے ثابت ہے-"

[فتاویٰ اھلحدیث، جلد1، صفحہ218، مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ ڈی بلاک سرگودھا]

10...وھابیہ کے شیخ الاسلام مولوی ابراھیم میر سیالکوٹی نے ماہِ شبان کی فضیلت پر پوری کتاب لکھی جسکا نام "فضائلِ شبان "ہے-ابراھیم میر سیالکوٹی اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

"ماہِ شعبان کے فضائل بعض توصحیح حدیث سے ثابت ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جنکی متعلقہ احادیث ضعیف ہیں"[فضائلِ شعبان، ملحقه ماه شعبان اور شبِ براءت، صفحه31، مطبوعه مدينة العلم جامعه مجدديه درس روڑ نور آباد فتح گڑھ سيالكوٹ]

11... مزید لکھتے ہیں کہ:

”قرآن پاک کی سورۃ دخان میں جو فرمایا "انا انزلنٰه فی لیلة مبارکة (پ:۲۵) اس کی نسبت بعض مفسرین عکرمہ وغیرہ کا قول ہے کہ اس سے نصف شعبان کی رات مراد ہے۔“

[فضائلِ شعبان،ملحقه ماه شعبان اور شبِ براءت، صفحه31، مطبوعه مدينة العلم جامعه مجدديه درس روڑ نور آباد فتح گڑھ سيالكوٹ]

12... آلِ نجد کا مفتیٔ نجد عبدالعزیز بن باز شبِ برات کے بارے لکھتا ہے کہ:

”اس رات کی فضیلت کے بارے میں اہلِ شام وغیرہ سے سلف کے کچھ آثار ملتے ہیں۔“

[توحيد كا قلعه، صفحه108، مطبوعه صبحِ روشن پبلشرز اينڈ ڈسٹری بيوٹر لاهور پاكستان]

13... نجدی مفتی ابنِ رجب حنبلی کے حوالے سے مزید لکھا کہ:

”شام کے کچھ تابعین مثلا خالد بن معدان، مکحول، لقمان بن عامر رحمہ اللہ، وغیرہ شعبان کی پندھویں شب کی تعظیم کرتے تھے اور اس میں عبادات کے لئے جشن کرتے تھے بعد کے لوگوں نے اس شب کی تعظیم و فضیلت انہی سے لی ہے۔“

[توحید کا قلعہ، صفحہ 110، مطبوعہ صبحِ روشن پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹر لاھور پاکستان]

14... شبِ برات یعنی پندرہ شعبان کے بارے میں مزیر لکھا کہ:

”البتہ تابعین رحمہ اللہ کی ایک جماعت سے اس کا ثبوت ملتا ہے جو اہلِ شام کے بڑے فقہاء میں سے ہیں۔“[توحید کا قلعہ، صفحہ 112، مطبوعہ صبحِ روشن پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹر لاھور پاکستان]

15... نجدیہ کے جدِّ امجد ابنِ تیمیہ "شبِ برات" کے بارے لکھتے ہیں:

”اس رات کی فضیلت کے بارے میں متعدّد مرفوع احادیث اور آثار مروی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے

کہ یہ ایک فضیلت والی رات ہے۔ سلف میں سے بعض لوگ اس میں نماز پڑھتے تھے۔"

[اقتضاء الصراط مستقیم(مترجم) صفحہ 140، مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڑ لاہور]

16...ابنِ تیمیہ مزید نے لکھا کہ:

"اکثر اہلِ علم اس رات کی فضیلت کے قائل ہیں امام احمد نے بھی اسکی وضاحت کی ہے"

[اقتضاء الصراط مستقیم(مترجم) صفحہ 140، مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڑ لاہور]

17...وھابیہ دیابنہ کے مشترکہ امام، مولوی اسماعیل دھلوی نے "شبِ برات" کے بارے لکھا کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب برات میں کوکسی کو اطلاع دینے اور جتلانے کے بغیر بقیع میں تشریف لے جاتے اور دعا کرتے اور صحابہ میں سے کسی کو امر نہ فرماتے کہ اس رات قبروں پر جاکر دعا کرنی چاہیئے چہ جائیکہ آپ نے تاکید کی ہو پس اگر کوئی شخص پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کے واسطے شبِ برات کو صُلحَاء کا مجمع کر کے کسی مقبرے میں بہت ساری ساری دعائیں کرے تو آنجناب کی مخالفت کے باعث اسے ملامت نہیں کر سکتے۔"

[صراطِ مستقیم، صفحہ75، مطبوعہ ادارہ نشریاتِ اسلام اردو بازار لاہور]

پس آلِ نجد و دیوبند کا مشترکہ امام اسماعیل دھلوی کہہ رہا کہ شبِ برات کو مجمع کی صورت میں اجتماعی عبادت کرنے والے پر اعتراض و ملامت کرنا غلط ہے۔ لہذا اس شب قبرستان جانے والوں پر بھی ملامت کرنا جائز نہیں۔

لہذا آلِ نجد چلو بات نہ سہی اپنے امام کی ہی مان لے۔

پس اس ساری بحث سے ثابت ہوا کہ ضعیف حدیث فضائل اعمال میں قابلِ عمل ہوتی ہے محدثین کیساتھ ساتھ اکابرینِ نجدیہ نے بھی اسکو تسلیم کیا بلکہ آلِ نجد کے محقق البانی نے پندھویں شعبان کی

فضیلت والی حدیث کو متعدّد طرق سے صحیح ثابت کیا ہے..

اور نجدیہ کے اکابرین کے فتاویٰ سے یہ بھی پتہ چلا کہ خاص اس دن کی تخصیص میں عبادت کرنا بدعت نہیں ہے بلکہ اجر و ثواب ہے...

لہذا اگر اب بھی نجدی اسکو بدعت و ناجائز کہیں تو انکے بڑے بڑے محقق اور مناظر بدعت کے فتوے میں رگڑے جائیں گے۔

شبِ براءت بخشش کا پروانہ حدیثِ صحیح

معاذ بن جبل رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال:

«يَطَّلِعُ الله إلى جَمِيعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ» رواه الطبرانى وصححه ابن حبان.

یعنی:: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالٰی کی رحمت نصف شعبان کی رات (پندرہ شعبان یعنی شبِ براءت کی رات) ساری مخلوق کیطرف متوجہ ہوتی ہے اللہ تعالٰی تمام مسلمانوں کی بخشش فرما دیتا ہے سوائے مُشرک اور دل میں کینہ رکھنے والے کے (یعنی اس رات انکو بخشا نہیں جاتا)

[سلسلة الاحاديث الصحيحه، صفحه 135، حديث 1144، مكتبة المعارف للنشر و التوزيع]

اسکو طبرانی نے روایت کیا اور ابنِ حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا۔

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد نجدیہ کا محدث ناصر الدین البانی لکھتا ہے کہ "حدیث صحیح "یعنی کہ مذکورہ حدیث مبارکہ کی سند صحیح ہے۔

اعتراض:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جی یہ فضیلت تو بخاری شریف کی حدیث میں بھی آئی ہے کہ اللہ ہر رات اپنی شان کے لائق آسمان دنیا پر تجلی فرما کر کہتا ہے، ہے کوئی بخشش مانگنے والا؟ تو پھر پندرہ شعبان کی تخصیص کیوں کرتے ہو؟

جواب:

حدیثِ صحیح میں واضح طور پر موجود ہے۔

"فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ"

صحیح بخاری کی جو حدیث پیش کی جاتی ہے اس، میں مغفرت کا حکم عام نہیں ہے۔

جبکہ شیخ البانی نے جو پندرہ شعبان کی حدیث نقل کی ہے اس رات مغفرت کا حکم عام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرمائے اور بلا حساب بخش دے آمین۔

کیا شبِ براءت کا معنی لعنت اور بیزاری کی رات ہے؟

ایک نجدی اپنی پوسٹ میں لکھتا ہے کہ؛؛

”شبِ براءت کا مطلب ہے بیزاری کی رات یا لعنتوں کی رات،، اس نام سے واضح ہو گیا کہ اسکا تعلق

اسلام سے نہیں اگر اسلام سے ہوتا تو اسکا نام "لیلة براءت" ہوتا۔"

جواب: ایسی سوچ کو چوبیس توپوں کی سلامی

لُغت سے اتنی جہالت اور دعویٰ عامل بالحدیث کا؟

براءت کا معنیٰ فقط "بیزاری" ہی نہیں

بلکہ براءت کا معنیٰ "نجات" بھی ہے

جیساکہ عربی لغت کی مشہور کتاب "المنجد" میں ہے

براءت::نجات پانا

[المنجد، صفحہ 51، مطبوعہ خزینہ علم و ادب لاھور]

کیونکہ اس شب اللہ کریم جَلَّ جَلَالَہٗ اپنے بندوں کو جہنم سے نجات کا پروانہ دیتا ہے اسی نسبت سے اسے شبِ براءت (جہنم سے نجات کی رات) کہاجاتا ہے...

صحیح حدیث سے ثبوت

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

«يَطَّلِعُ الله إِلى جَمِيعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ» رواہ الطبرانی وصححہ ابن حبان.

یعنی::حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی رحمت نصف شعبان کی رات (پندرہ شعبان یعنی شبِ براءت کی رات) ساری مخلوق کیطرف متوجہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی بخشش فرما دیتا ہے سوائے مُشرک اور دل میں کینہ

رکھنے والے کے (یعنی اس رات انکو بخشا نہیں جاتا)

اسکو طبرانی نے روایت کیا اور ابنِ حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا

نجدیہ کے ناصر الدین البانی نے بھی کہا کہ حدیث صحیح ہے

[سلسة الاحاديث الصحيحه، صفحه 135، حديث 1144، مكتبة المعارف للنشر و التوزيع]

پس ثابت ہوا کہ اللہ اس رات خصوصی طور پر مسلمانوں کو جہنم سے نجات عطا فرماتا ہے اسی بنا پر اسکو شب (رات) براءت (نجات) یعنی نجات کی رات کہتے ہیں۔

اور یہ بھی خیال رہے کہ لغتِ عربیہ میں ایک لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں جو کہ موقع محلّ کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ استعمال ہوتے ہیں۔

نجدی نے کہا کہ براءت کا معنٰی فقط "بیزاری" اور لعنت ہے.... تو آیئے ایک مختصر سا "رضوی اور نجدی کے مابین" مکالمہ ملاحظہ ہو کہ الفاظ کے ہیر پھر سے بات کہاں تک چلی جاتی ہے

نجدی:: شبِ براءت کا مطلب ہے بیزاری کی رات یا لعنتوں کی رات کیونکہ براءت "بیزاری" اور لعنت کو کہتے ہیں

رضوی: اچھا چلو یہ بتاؤ کہ "مسجدُ الحرام" کا کیا معنٰی ہے؟؟؟

نجدی:: مسجد (مطلب مسجد) الحرام (مطلب عزت والی) "مسجدُ الحرام" کا مطلب ہوا عزت والی مسجد

رضوی:: چلو آپ نے کہا کہ "الحرام" کا مطلب "عزت" و شرف ہے

تو اب اسی کے پیشِ نظر میں کہتا ہوں کہ تمام نجدی "وَلَدُ الحرام" ہیں "وَلَد" مطلب لڑکا حرام مطلب "عزت والا"

کیونکہ تم نے خود خود ہی "الحرام" کا مطلب "عزت والا کہا ہے۔۔

نجدی::استغفراللہ......!رضوی "وَلَدُالحرام" کا معنی عزت والا لڑکا نہیں بلکہ "حرام زادہ" ہے۔
کیونکہ جب یہ مسجد کیساتھ "حرام" کا لفظ بولا جائے تو مطلب عزت و شرف ہے اور جب "وَلَدُالحرام" بولا جائے تو مطلب زنا کی پیداوار ہے۔
اگرچہ لفظ ایک ہے لیکن اسکے معنے دو ہیں۔
رضوی::یہی تو میں سمجھانا چاہتا تھا کہ "براءت" کا لفظ اگرچہ ایک ہے لیکن اسکے معنی کئی ہیں۔
کیونکہ براءت کا معنٰی فقط "لعنت" یا بیزاری نہیں بلکہ اسکا معنٰی "نجات" بھی ہے اور اسی معنٰی میں ہم نصف شعبان کہ رات کو شبِ براءت کہتے ہیں–۔
بات تو لغت کی تھی مگر نجدی بُرا مان گیا....
ان لوگوں کا کام شروع سے ہی تنقید کرنا و اعتراضات کرنا ہے لہذا انکو دلیل کیساتھ ساتھ آئینہ دیکھانا بھی ضروری ہے۔اللہ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بِجاہِ النّبیّ الکریم الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

بنو کلب کی بکریاں اور مغفرت

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ رَزِينٌ: «مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ»

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (بستر پر) نہ پایا، آپ اچانک بقیع (قبرستان) تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہیں اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کے رسول تم پر ظلم کریں گے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے سمجھا کہ آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر (اپنی شایانِ شان) نزول فرماتا ہے اور وہ (اس رات) کلب قبیلے کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔“

[مشکوۃ شریف ، حدیث نمبر :1299، مطبوعہ دارِ ارقم بیروت لبنان]

اسکی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ؛

”یعنی ایک دفعہ شعبان کی پندرہ تاریخ تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باری میرے مکان پر تھی اور آپ میرے ہاں تشریف فرما تھے میں رات کو اٹھی تو آپ کا بستر خالی پایا، آپ کو ڈھونڈنے مدینہ کے گلی کوچوں میں نکلی حتی کہ بستی سے باہر گئی تو مدینہ کے قبرستان میں آپ کو ذکر و دعا میں مشغول پایا۔ اس طرح کہ ہم تمہاری باری میں کسی اور بیوی کے ہاں رات کو قیام فرمائیں جو بظاہر حق تلفی اور تم پر ظلم ہے۔ خیال رہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ازواج کی باری اور مہر شرعًا واجب نہ تھا مگر آپ نے خود اپنے کرم سے ان کی باریاں مقرر فرما دی تھیں، اب اس کے خلاف کرنا اپنے وعدہ کے خلاف ہوگا اس لیئے اسے ظلم فرمایا، نیز چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل رب کی طرف سے ہے اس لیئے اس ظلم کو رب کی طرف بھی منسوب کیا لہذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ آپ پر باری فرض نہیں اور آپ اس معاملہ میں مختار ہیں، ہاں مجھے غیرت ضرور تھی کہ میری باری اور بیوی نے کیوں لے لی۔ اس غیرت میں کئی علماء فرماتے ہیں کہ غیرت عورتوں کی فطری چیز ہے جس پر کوئی پکڑ نہیں۔ یعنی اس رات رب کی رحمت خاص دنیا کی

طرف متوجہ ہوتی ہے اور قبیلہ بنی کلب جن کے پاس بہت بکریاں ہیں ان بکریوں کے جسم پر جس قدر بال ہیں اتنے گناہ گاروں کی مغفرت ہوتی ہے۔اسی سے معلوم ہوا کہ شب برات میں عبادات کرنا، قبرستان جانا سنت ہے۔خیال رہے کہ اس رات کو بھی شبِ قدر کہتے ہیں یعنی تمام سال کے انتظامی امور کے فیصلے کی رات۔قدر بمعنی اندازہ، رب تعالٰی فرماتا ہے: "فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ "۔اور ستائیسویں رمضان کو بھی شبِ قدر کہتے ہیں یعنی تنگی کی رات، قدر بمعنی تنگی، اس میں فرشتے اتنے نازل ہوتے ہیں کہ زمین تنگ ہوجاتی ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا"۔ شب برات کے فضائل و اعمال ہماری کتاب "مواعظ نعیمیہ" اور " اسلامی زندگی" میں دیکھو۔ یعنی مومن گنہگار نہ کہ کفار ان کی بخشش ناممکن اگر کفر پر مرجائیں۔کوئی حرج نہیں کیونکہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف قبول ہے۔

[مراة المناجيح ، تحت الحديث :534، مطبوعه قادری پبلیشرز لاهور]

قابلِ غور عقیدے کی بات ؛ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا؛ اللہ اس رات قبیلہ بنو کلب کی بکریوں سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرمادیتا ہے۔

اور دو چیزوں کی برابری یا کمی بیشی وہ ہی بتا سکتا ہے جسے دونوں کی خبر ہو۔

پس پتہ چلا کہ قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے کتنے بال ہیں، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ بھی جانتے ہیں۔

اور کتنے لوگ بخشے جاتے ہیں، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ بھی جانتے ہیں۔

اللہ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ ہم سب کی بخشش فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم